



سوال

(147) ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم طالب علم درس کی ایک مجلس میں بحث مباحثہ کر رہے تھے۔ کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کیوں کی جاتی ہے۔؟ ایک ساتھی نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کے عذاب کے خوف اور اس کی رحمت کی امید کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اور اس کی دلیل اس نے یہ پیش کی کہ عبادت کے لوازم میں یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ انہیں ہم بجالائیں اور جن سے انہوں نے منع کیا ہے۔ ان سے رک جائیں ایسا کرنے ہی سے اللہ کی عبادت ہوگی۔ اور اسی عبادت پر ہی جزاء کا انحصار ہوگا اور اسی کی ہم رغبت کرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ یہ سن کر ایک دوسرے طالب علم نے کہا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کی ذات کے لئے کرتے ہیں۔ اس نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ صرف وہی عبادت کا مستحق ہے۔ لہذا ہم جنت و جہنم سے نے نیاز ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔ فرض کریں کہ جنت اور جہنم نہ ہو تو کیا اس کی عبادت نہ کی جائے گی۔؟ الغرض اسی طرح اس نے پہلے قول کی زبردست تردید کی اور اسے ایک قول "منکر" قرار دیا۔

سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون سا قول صحیح ہے؟ کیا آداب علم تعلیم میں سے یہ بھی ہے کہ بغیر دلیل کے قول رد کر دیا جائے۔ اپنے موقف کے خلاف قول کو کسی دلیل کے بغیر رد کر دیا جائے۔ اس طرح کے امور مسائل میں زیادہ بحث مباحثہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بعض روایات میں یوں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں حساب کے وقت ایک آدمی کو حاضر کر کے یہ پوچھے گا کہ تو نے میری عبادت کیوں کی؟ وہ بندہ عرض کرے گا کہ: "اے اللہ! میں نے جنت اور اس کی ابدی نعمتوں کے بارے میں سنا تو راتوں کو بیدار رہا۔ دنوں کو تیری عبادت میں مشغول رہا۔ اور پیسا سا رہا کہ جنت میں داخل ہونے کے شوق اور نعیم مقیم اور ثواب عظیم کے حصول کی خواہش تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا۔ "یہ ہے میری جنت جا اس میں داخل ہو جا" تیری ہر تمنا و خواہش کو پورا کر دیا جائے گا۔ اللہ ایک اور بندے کو بلائے گا اور اس سے فرمائے گا کہ "تو نے میری عبادت کیوں کی وہ کہے گا کہ میں نے جہنم اور اس کے عذاب اس کی عبرت ناک سزائوں اور اس کی زنجیروں اور اس کی بیڑیوں (طوقوں) اور اس کے آلام و مصائب کے بارے میں سنا تو میں نے جہنم اور اس کی سزائوں اور اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے رات کے آرام اور دن کے چین کو تھوڑا دیا۔ اور خوب خوب مستفتین برداشت کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جواب سن کر فرمائے گا۔ "میں نے تجھے جہنم سے بچا لیا جا تو جنت میں داخل ہو جا" تیری ہر خواہش پوری ہوگی" پھر اللہ تعالیٰ ایک اور بندے کو بلائے گا۔ اس سے فرمائے گا کہ "اے میرے بندے تو نے میری عبادت کیوں کی؟" وہ بندہ عرض کرے گا۔ "اللہ میں نے تیری صفات تیرے جلال تیری کبریائی تیری نعمتوں اور تیری نوازشوں کو پہچان لیا تھا۔ تو میں نے تیری ملاقات کے شوق اور تیری محبت کی خاطر میں نے تیری عبادت کی۔ مخلوق پر اپنے فضل و انعام اور کمال صفات اور عظیم جلال کے باعث تو ہی عبادت و تعظیم کا مستحق ہے۔" اللہ رب زوالجلال فرمائے میں یہ موجود ہوں۔ تو میرا دیدار کر لے۔ میں نے تجھے بے پایاں اجر و ثواب سے



نوازا اور تیری تمام خواہشوں اور تمنائوں کو پورا کر دیا۔

اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ جواب دینے میں دونوں برحق ہیں۔ لیکن وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لئے کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اور وہ جانتا ہے کہ اوہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس کی عبادت کجائے۔ وہ اہل تقویٰ اور اہل مغفرت ہے۔ وہ اپنے بندے کا خالق و منعم حقیقی ہے۔ وہی فضل و کرم اور ثنا حسن کا مالک ہے۔ جو اس احساس و ادراک کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرے گا۔ اسے یقیناً ثواب زیادہ ہوگا۔

ہمدانہ عنہمی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم